اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اپنی بیشمار برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات پہلے سے بہتر رہے اور تمام شعبوں کے کارکنان نے بھی بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کیا۔ یہ سب لوگ شکریہ کے مستحق ہیں۔

غیر از جماعت مہمانوں نے بھی انتظامات کو سراہا۔ شاملین جلسہ کی جلسہ کے پروگراموں میں شمولیت۔ اسی طرح عبادت، دعاؤں اور ذکر الٰہی کی طرف بھی زیادہ توجہ نظر آئی۔
سیکورٹی کے انتظامات بھی بہتر رہے۔ مہمانوں نے بھی ہر لحاظ سے تعاون کیا۔

ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے اپنا خاص ہاتھ رکھتے ہوئے اور نصرت فرماتے ہوئے تمام شعبہ جات کے کارکنان کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔ ہماری نظر ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی ہے۔ ہم اس کی حمد کرتے ہیں جو اپنے فضلوں سے ہمارے کاموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے۔ اور بہتر نتائج بھی پیدا فرماتا ہے۔ اور دشمن کے منصوبوں کو بھی خاک میں ملاتا ہے۔

(ممتاز مصری عالم مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی وفات۔ مرحوم کے اخلاص و وفا اور خدمات دینیہ کا مختصر تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ مورخہ 06/اگست 2010ء بمطابق 06 ظہور 1389 ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

الحمدللہ گذشتہ اتوار جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ سب سے پہلے تو ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جھکنے چاہئیں ۔ اور حقیقی مومن کا یہی رویہ ہونا چاہئے کہ محض اور محض اس کے فضل سے تمام کام بخیر وخوبی انجام کو پہنچے۔ اللہ کرے کہ ہم اس اہم بات کو ہمیشہ سمجھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ابتدا ہی اس بات سے کی ہے کہ ایک حقیقی مومن اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہے تا کہ اس کی ابتداء سے انتہاء تک اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال رہے اور خدا تعالیٰ ہر لمحے یاد آتا رہے۔ قرآن کریم کی پہلی آیت ہی بسم اللہ سے شروع ہوتی ہے جو کہ اِس بات کا اعلان ہے کہ مَیں اپنے خدا کے نام کے ساتھ اس عظیم کتاب کو پڑھتا ہوں جس نے میری دین ودنیا کی بقا کیلئے اُسے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمایا۔

پس ایک مومن کو یہی نصیحت ہے کہ اپنے ہر کام کی ابتدا بِسْمِ اللّٰہ سے کرو۔ اور پھر اللہ کے نام کے ساتھ، ۔ بِسْمِ اللّٰہ کے بعد جن صفات کا استعمال کیا گیا ہے وہ دو ہیں۔ گو اللہ جو تمام صفات کا جامع ہے۔ ایک اَلرَّحْمٰن اور دوسرے اَلرَّحِيْم ہے۔ اَلرَّحْمٰن وہ ہے جو بے انتہا کرم کرنے والا ہے۔ بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت ہی ہے جو بے انتہاء رحم کرتے ہوئے اپنا کرم فرماتی ہے۔ جو کسی کام کو کرنے کے لئے ایسے حالات پیدا کرتی ہے، ایسے انتظامات کرتی ہے جو کسی انسان کی کوشش سے نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی بہت سی صفات اپنے بندوں کے لئے صفتِ رحمانیت کا نظارہ دکھاتے ہوئے بروئے کار لا رہا ہوتا ہے۔ اور پھر صفت رَحِيْمِيَّت ہے جو صفت رحمانیت کے عموم سے ہٹ کر عباد الرحمٰن کے لئے خاص طور پر اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔ ایک مومن جب اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کے لئے اس کے حضور جھکتا ہے، تمام امور کے بااحسن انجام پانے کے لئے اس کی مدد اور رحمت کا امیدوار ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی تائید ونصرت کے جلوے دکھاتا ہے اور یہ تائید ونصرت کے جلوے ہم نے اس جلسہ کے دوران بھی دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے بھی نظارے ہم نے دیکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی

رحیمیت کے نظارے بھی ہم نے دیکھے۔ اوران کو دیکھ کر ہم میں شکرگزاری کی کیفیت بھی پیدا ہوتی رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اس شکرگزاری اور اللہ تعالیٰ کا عبدِ شکور بننے کی وجہ سے ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کے اس وعدے سے بھی فیض پاتے رہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) اگرتم شکرگزار بنے تو مَیں اور بھی زیادہ دوں گا۔ پس جلسے کے دنوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے افضال کو دیکھ کر اُس کے شکرگزار رہے، اس کے آگے جھکتے رہے اور ہمارے بعض خدشات اور تحفظات کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دور فرمایا اور بے شمار برکتوں کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ پس ان افضال، اللہ تعالیٰ کے رحمانیت اور رحیمیت کے نظارے جو ہم نے دیکھے ان کے جاری رکھنے کے لئے یہ کیفیت ہمیشہ جاری رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی تلاش اور جستجو کے لئے کوشش کرتے رہیں، اس سے فضل مانگتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’یہ دونوں صفتیں یعنی رحمانیت اور رحیمیت ایسی ہیں کہ بغیر ان کے کوئی کام دنیا کا ہو یا دین کا انجام کو نہیں پہنچ سکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’اور اگر غور کر کے دیکھو تو ظاہر ہوگا کہ دنیا کی تمام مہمات کے انجام دینے کے لئے یہ دونوں صفتیں ہر وقت اور ہر لحظہ کام میں لگی ہوئی ہیں۔ خدا کی رحمانیت اس وقت سے ظاہر ہو رہی ہے کہ جب انسان ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ سو وہ رحمانیت انسان کے لئے ایسے ایسے اسباب بہم پہنچاتی ہے کہ جو اُس کی طاقت سے باہر ہیں اور جن کو وہ کسی حیلے یا تدبیر سے ہرگز حاصل نہیں کرسکتا‘‘۔ فرمایا ’’اسی طرح خدا کی رحیمیت تب ظہور کرتی ہے کہ جب انسان سب توفیقوں کو پا کر خداداد قوتوں کو کسی فعل کے انجام کے لئے حرکت دیتا ہے اور جہاں تک اپنا زور اور طاقت اور قوت ہے خرچ کرتا ہے تو اُس وقت عادتِ الٰہیہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ اس کی کوششوں کو ضائع ہونے نہیں دیتا بلکہ ان کوششوں پر ثمراتِ حسنہ مترتب کرتا ہے۔ پس یہ اس کی سراسر رحیمیت ہے کہ جو انسان کی مردہ محنتوں میں جان ڈالتی ہے‘‘۔ (براہین احمدیہ ۔روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 421-422۔ حاشیہ نمبر 11)

پس جلسہ کے کاموں کی منصوبہ بندی، کارکنان کی محنت، انتظامات جس کے نتیجہ میں بہتری اور کامیابی ایک مومن کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اور وہ بجائے تمام امور کے عمدگی سے طے پا جانے کو اپنی طرف منسوب کرنے کے اسے خدا تعالیٰ کا فضل قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنتا ہے۔ اور حقیقی عبدِ شکور بننا یہی خدا تعالیٰ کی شکرگزاری ہے یا خدا تعالیٰ کی شکرگزاری جو ہے وہی انسان کو عبدِ شکور بناتی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم شکرگزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ

دوں گا۔اسی طرح اور بھی بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اس شکر کے مضمون پر توجہ دلائی ہے کہ مومنین کی نشانی شکرگزاری ہی ہے۔لیکن غیر مومن شکرگزار نہیں ہوتے۔ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور احسانوں کا ذکر کرتے ہوئے انسان کے ناشکرے پن کا ذکر یوں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْفَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ (البقرۃ:244) کہ اللہ لوگوں پر یقیناً بڑا فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اتنے فضلوں اور احسانوں کے بعد جو شکرگزاری کا حق ہے اُسے ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ انسان کی روحانی ترقی کے بھی سامان فرماتا ہے اور دنیاوی اور ظاہری ترقی کے بھی سامان فرماتا ہے۔پس ایک مومن جب یہ دونوں طرح کے فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے برستے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری میں پہلے سے بڑھتا ہے۔اور خدا تعالیٰ کی شکرگزاری کا سب سے بہترین طریق اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کرنا ہے جسے ہر وقت ہر مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔اس کے آگے جھکنا ہے اور اپنے ہر کام کے نیک نتائج کو خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف منسوب کرنا ہے، اس کے فضل کی طرف منسوب کرنا ہے۔اور یہی حقیقی مومن کہلاتے ہیں جو اس سوچ کے ساتھ چل رہے ہوتے ہیں۔یہی اللہ کے نام کے ساتھ ہر کام کے شروع کرنے کا ادراک رکھنے والے ہوتے ہیں۔اور یہی اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت اور رحیمیت کو اپنے کاموں کے انجام تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔اور جب ایک مومن کو اس بات کا ادراک حاصل ہو جاتا ہے تو اس بات کے علاوہ اس کے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہوتا کہ اس شکرگزاری کا اظہار اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے کرے۔اور حمد کے لئے بھی قرآن کریم نے ہی ہمیں صحیح طریق بتایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں ایک مومن کو واضح فرما دیا کہ جب تم میرے نام کے ساتھ کام شروع کرتے ہو اور میرے فضلوں کے نظارے دیکھتے ہو تو پھر یہ اعلان کرو۔اپنی عبادتوں میں طاق ہو جاؤ اور وہاں سے یہ اعلان کرو پانچوں وقت کی نمازوں میں، اور نمازوں کی ہر رکعت میں اور نوافل میں اور دعاؤں میں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ:2) کہ سب تعریف اور حمد اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے میرے لئے یہ تمام سامان مہیا فرمائے۔پس ایک مومن کو، ایک حقیقی شکرگزار کو، اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے انعامات افضال جو خدا تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت کے نتیجہ میں ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں اسے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بناتے ہیں۔حقیقی حمد کا ادراک اس میں پیدا ہوتا ہے۔اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ثنا اور شکر کی بجائے حمد کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا ہے نہ کہ شکر اور مدح سے۔کیونکہ لفظ حمد ان دونوں الفاظ کے

مفہوم پر پوری طرح حاوی ہے اور وہ ان کا قائمقام ہوتا ہے۔ مگر اس میں اصلاح، آرائش اور زیبائش کا مفہوم ان سے زائد ہے''۔(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7۔ صفحہ 107۔ ترجمہ از عربی عبارت ۔تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 76)

پس جب ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں تو یہ صرف سادہ شکرگزاری نہیں ہے بلکہ اس بات کا اقرار ہے کہ ایک تو اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سامان بہم پہنچائے پھر ہماری محنت یا کوشش جو بھی ہم نے کی اور جس حد تک کی اس کو نوازتے ہوئے ہماری دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اس کے پھل عطا فرمائے اور پھر صرف یہی نہیں کہ اس حد تک انعامات اور فضلوں سے نوازا جس قدر ہماری محنت اور دعا تھی بلکہ جہاں جہاں ہماری کوششوں میں کمیاں رہ گئیں، ہماری دعاؤں میں کمی رہ گئی، اس کی اصلاح کرتے ہوئے اس کے بہترین اور خوبصورت اور احسن ترین نتائج بھی پیدا فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری معمولی انسانوں کی شکرگزاری کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کی حمد کرتے ہوئے کہ ہماری پردہ پوشی فرمائی ہے کمیوں کو دور کیا اور نہ صرف یہ کہ پردہ پوشی فرمائی بلکہ خود ہی ان کی اصلاح کرتے ہوئے ان کوششوں کے معیار بھی بہتر کر دیئے اور اتنے بہتر کر دیئے کہ انسانی کوششوں سے وہ نتائج حاصل نہیں ہوسکتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے۔ پس جب ہم اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کریں تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خوشخبری دیتا ہے کہ تم میری حمد اور شکرگزاری کی گہرائی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے، میرے شکرگزار بنتے ہوئے، جو اچھے نتائج تم نے حاصل کئے ہیں انہیں میری طرف منسوب کرتے ہوئے جب اپنی سوچوں کے دائرے اس طرح چلاتے ہو تو پھر ایسے لوگوں کو مَیں نوازتا ہوں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی حمد کا مضمون اللہ تعالیٰ کی قدرتوں، طاقتوں اور تمام صفات کا ادراک پیدا کرنے والا ہے جسے ہمیں سمجھنے کی اور ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے بعد، اس کی حمد کے بعد، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دوسرے کا شکرگزار بننے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور یہ شکرگزاری بندوں کا حق ہے۔ ہر شخص جس نے ہمارے لئے کچھ بھی کیا ہو اس کا حق ہے کہ ہم اس کے شکرگزار بنیں اور یہی عبادالرحمٰن کا شیوہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ فرمایا ہے کہ بغیر حقوق العباد کی ادائیگی کے، حقوق اللہ کی ادائیگی کا بھی حق ادا نہیں ہوسکتا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 216۔ جدید ایڈیشن)

آنحضرت ﷺ جو شکر اور احسان کے بدلے اتارنے کے اعلیٰ مقام پر پہنچے ہوئے تھے۔ جہاں تک کوئی

انسان پہنچ نہیں سکتا، آپؐ فرماتے ہیں کہ ’’جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا‘‘۔

(سنن الترمذی۔ کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک ۔حدیث نمبر 1954)

آپ ﷺ تو جو کوئی معمولی سا بھی کام آپ کا کرتا تھا آپؐ کی خدمت کرتا تھا، بے انتہا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ یہ آپ کا جذبہ شکر گزاری ہی تھا جس کے تحت آپؐ نے انصارِ مدینہ کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے فتح مکہ کے بعد بھی مدینہ میں رہنے کا فیصلہ فرمایا اور مدینہ کو اپنا وطنِ ثانی قرار دیا اور روزمرہ کی زندگی میں آپؐ کے ان گنت واقعات ہیں جو آپؐ کی شکر گزاری کے جذبات کے تحت دوسروں کو نوازتے ہوئے ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس یہ شکر گزاری کے جذبات کا اظہار بھی آپ ﷺ کا ایک عظیم اُسوہ ہے۔ اس کی ایک حقیقی مومن کو پیروی کرنی بہت ضروری ہے۔ ہر وقت اس کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تمام کام بخیر و خوبی اپنے انجام کو پہنچے اس کے لئے ہم جہاں سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہیں وہاں ان سب کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے تمام کاموں اور امور کی انجام دہی کے لئے دن رات ایک کی ہے۔ کئی کارکنان ہیں جنہوں نے جلسہ سے کئی دن پہلے تک، کئی کئی گھنٹے وقارِ عمل کیا اور حدیقۃ المہدی میں ایک عارضی شہر قائم کر دیا اور اب تک یہ وقارِ عمل چل رہے ہیں جب وہاں سے سب کچھ اٹھانا بھی ہے، سمیٹنا بھی ہے، صفائی بھی کرنی ہے۔ بے شک یہ مارکیز جو لگائی جاتی ہیں کمپنی والے خود ہی اپنی چیزیں اتار رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی وائینڈ اَپ کا بہت زیادہ کام ہوتا ہے جو کافی دن تک چلتا رہتا ہے۔ بہر حال یہ سب لوگ شکریہ کے مستحق ہیں۔

جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کو بھی، ان کارکنان کا بھی اور باقی تمام شعبوں کے کارکنوں کا بھی شکر گزار اور احسان مند ہونا چاہئے۔

جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے جو مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے وہ خاص طور پر مجھے شکریہ ادا کر کے گئے ہیں کہ ان کا بے حد خیال رکھا گیا۔ کھانا، پینا، رہائش، ٹرانسپورٹ غرض جو جو شعبہ بھی ان کی خدمت پر مامور تھا ان سب نے بلا استثناء تمام خدمت کرنے والوں کی بے انتہا تعریفیں کی ہیں۔ اور اس بات نے ہمیشہ کی طرح انہیں متأثر بھی کیا ہے کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ کس طرح ہمہ وقت معمولی معمولی خدمت بھی انتہائی خوش دلی سے اور خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے تھے۔

اس سال جلسہ کی خوش کن بات یہ بھی ہے کہ بعض لوگ جو تنقید کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور کوئی نہ کوئی سقم یا کمی نکال لیتے ہیں۔ کیونکہ ہر کام میں مکمل طور پر پرفیکشن (Perfection) تو بہر حال نہیں ہو سکتی۔ بہر حال یہ

اچھی بات ہے شعبہ جات کو اپنے کاموں میں بہتری کی طرف راہنمائی مل جاتی ہے۔ مَیں ان کی عادت یا نقائص کی نشاندہی پر اعتراض نہیں کر رہا جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اچھی بات ہے راہنمائی ہو جاتی ہے اور عادت کا بھی جو لفظ مَیں نے استعمال کیا ہے اس لئے بھی کیا ہے کہ بعض لوگ عادتاً بھی اعتراض کر رہے ہوتے ہیں کہ چھٹّا پھینک دیتے ہیں۔ جیسے فصل کا چھٹّا پھینکا جاتا ہے، یہ بھی چھٹا پھینک دیتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی اعتراض تو ٹھیک ہو جائے گا۔ تو ان کی عادت بھی انتظامیہ کو فائدہ دیتی ہے۔ بہرحال مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ اس سال میرے پاس ابھی تک نقائص کی نشاندہی کرنے والوں کے جو خطوط آئے ہیں انہوں نے بھی انتظامات کی تعریف کی ہے۔ اور یہی لکھا ہے کہ ہر شعبہ میں جس حد تک بہتری پیدا کرنے کی کوشش ہو سکتی تھی یہ کوشش نظر آئی ہے بلکہ بعض جو لوگوں کے ادھر اُدھر پھرنے اور گپوں میں وقت گزارنے کا شکوہ کیا کرتے تھے انہوں نے بھی لکھا ہے کہ اس دفعہ شاملینِ جلسہ کی جلسہ کے پروگراموں میں شمولیت اور سنجیدگی میں بہت بہتری نظر آئی اور بہت توجہ نظر آئی۔ اسی طرح عبادت، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی طرف بھی توجہ نظر آئی ہے۔ اس لئے شاملینِ جلسہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بھی اس جلسہ میں اپنے اُس مقصد کو بھی جس کے لئے وہ آئے تھے پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہی جلسہ کا مقصد ہے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اور ان کو کرنا چاہئے تھا۔ اللہ کرے یہ جو تبدیلی لوگوں میں نظر آئی ہے دائمی تبدیلی ہو۔

پھر جماعت احمدیہ عالمگیر کے مختلف ممالک میں بسنے والے احمدی جو عموماً UK کے جلسہ کے انتظار میں بھی ہوتے ہیں اور بڑے غور سے اسے دیکھتے اور سنتے بھی ہیں اور احمدیوں کو جو خاص طور پر UK اور جرمنی کے جلسے کا انتظار بھی ہوتا ہے۔ یہ جلسے کا دیکھنا اور سننا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعے سے آسان ہوا ہے ورنہ پاکستان کی جماعتوں میں تو جلسہ نہ ہونے کی وجہ سے محرومی کا احساس بہت بڑھ گیا تھا۔ بہرحال جب ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا جلسے کی کارروائی کو دیکھتی ہے اور سنتی ہے تو ایم ٹی اے کو شکریہ اور تعریف کے بے شمار خطوط اور ای میلز وغیرہ آتے ہیں۔ ایم ٹی اے کی انتظامیہ نے بتایا کہ اس سال میں اتنی زیادہ تعداد میں آئے ہیں اور روپسے تو ہر سال ہی آتے ہیں لیکن اس سال تعداد بڑھی ہے کہ جواب دینا ممکن نہیں۔ بہرحال ان سب کا شکریہ جنہوں نے ایم ٹی اے کے کارکنوں کی کوششوں کو سراہا ہے۔ ایم ٹی اے کو براہ راست پیغامات کے علاوہ مجھے بھی بہت سے لوگ مبارکباد اور شکریہ کے خط لکھتے ہیں جن میں خاص طور پر ایم ٹی اے کے کارکنان کا ذکر بھی ہوتا ہے کہ ہمارا ان تک سلام بھی اور شکریہ کا پیغام بھی پہنچا دینا۔ ماشاء اللہ یہ کارکنان جو کام کرنے والے ہیں ایم ٹی اے میں جن کی اکثریت volunteers کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اور سال ہا سال سے مستقل مزاجی سے کام کرتے

چلے جا رہے ہیں۔ یہ سب شکریہ کے مستحق ہیں۔مَیں جماعت کی طرف سے بھی اور اپنی طرف سے بھی ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یہاں UK میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل میں کام کرنے والے ہیں ان کے علاوہ بھی دنیا کے بڑے ممالک میں ایم ٹی اے کے volunteers کام کررہے ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔اس کے علاوہ جماعت کی ویب سائٹ ہے alislam.org کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہ بھی جلسہ کے پروگراموں کو دکھانے میں بہت کردار ادا کررہی ہے۔اس میں بھی بےشمار volunteers کام کررہے ہیں۔اور کئی کئی گھنٹے وقت دیتے ہیں۔امریکہ سے اس کا انتظام ہوتا ہے۔ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب اس کے انچارج ہیں۔انہوں نے بتایا کہ اس سال اتنا زیادہ لوگوں نے اس کو استعمال کیا کہ اس کی سروس متاثر ہورہی تھی اور رک رک کر لوگ دیکھ رہے تھے اور بہت زیادہ شکوے کے پیغام آئے کہ اس کی مزید بہتری کی طرف توجہ دیں۔ بہرحال یہ تو ایک محدود تعداد کے لئے ہوتا ہے لیکن اس سال بہت کثیر تعداد میں اس کو استعمال کیا ہے۔alislam.org کی جو ٹیم ہے اس کو بھی اب سوچنا چاہئے کہ کس طرح اس کا معیار مزید بہتر کیا جاسکے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ جب وِزٹ کرتے ہیں تو فائدہ اٹھائیں۔

اس سال سیکورٹی کے حوالے سے بھی بعض فکریں تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے دُور فرمایا اور صرف خیالی فکریں نہیں تھیں یا پاکستان کے واقعہ کی وجہ سے ڈر اور خوف نہیں تھا بلکہ حقیقی فکر تھی۔ایک واقعہ ایسا ہوا بھی کہ شواہد بتاتے ہیں کہ جو بھی تھے نیت بد تھی۔لیکن سیکیورٹی کے کارکنان کے چوکس رہنے اور بروقت انتظام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر شر سے محفوظ رکھا۔اس لحاظ سے تمام سکیورٹی کے انتظامات اور یہ شعبہ جو اس سال تقسیم کار کے لحاظ سے بھی مزید وسیع کیا گیا تھا یہ سب لوگ جو ہیں شکریہ کے مستحق ہیں۔بعض کارکنان نے تو شاید مشکل سے دو تین گھنٹے ہی آرام کیا ہوگا اور باقی وقت اپنی ڈیوٹیوں پر رہے ہیں۔جیسا کہ مَیں نے کہا ہے حفاظت اور خدمتِ خلق کے شعبے کی عمومی رنگ میں بہترین کارکردگی رہی ہے۔لیکن ایک دو ایسے واقعات ہوئے ہیں جن میں حفاظت اور خدمتِ خلق کے کارکنان سے غلط فہمی کی وجہ سے بعض لوگوں کو تکلیف بھی پہنچی۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ غلط فہمی کی وجہ سے ہوا ہے جس کے لئے ایک دو فیملیوں کو جن کو تکلیف پہنچی ہے ان سے معذرت ہے۔لیکن جس پریشر کے تحت، جس دباؤ کے تحت یہ کارکنان کام کررہے تھے اور بعض کو جیسا کہ مَیں نے کہا آرام کا وقت ہی نہیں مِلا تھا۔ان حالات میں ایسے معمولی واقعات ہوجاتے ہیں اس لئے میری درخواست ہے کہ جن

سے یہ زیادتی ہوئی ہے وہ ان کارکنان کو معاف کر دیں اور دل میں کوئی رنجش نہ لائیں۔ بہرحال عمومی طور پر ڈیوٹی دینے والے غیر معمولی چوکس رہے ہیں اور بڑی گہری نظر سے ہر طرف نظر رکھ کر کام کیا ہے اور میری توقعات سے بڑھ کر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ جو خدام یہاں UK کے جلسہ پر ڈیوٹیاں دیتے ہیں، ان میں مستقل ڈیوٹیاں دینے والے بھی ہیں۔ یہ جلسہ کے صرف چند نہیں بلکہ گزشتہ چھبیس سال سے ڈیوٹیاں دیتے چلے جا رہے ہیں۔ اس حوالے سے بھی مَیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ خاص طور پر مسجد فضل میں مستقل ایک جذبے سے چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دینے والے ہیں اپنے کام کا حرج کر کے وقت دے رہے ہیں خاص طور پر مسجد فضل کے حلقے کے لوگ۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔

اس دفعہ حفاظت کے حوالے سے بھی ذمہ داری کے عجیب عجیب نظارے دیکھنے میں آئے ہیں۔ ایک لجنہ کی عہدیدار نے مجھے لکھا کہ وہ اپنی ساتھیوں کے ساتھ مارکیٹ کی طرف گئیں کیونکہ بیچ میں سے گئیں تھیں باہر سے نہیں گزر رہیں تھیں اس لئے چیکنگ کا خیال نہیں تھا انہوں نے ویسے بھی بیج لگایا ہوا تھا، لیکن وہاں سے نکلتے ہوئے ایک خادم نے کہا کہ آپ اپنے بیگ چیک کروائیں۔ لجنہ کی عہدیداران کہتی ہیں ہم نے انہیں بہت کہا کہ ہمارے بیج لگا ہوا ہے کہ ہم ڈیوٹی پہ ہیں، اندر سے آ رہی ہیں اور اندر دوبارہ واپس جا رہی ہیں، باہر نہیں نکلیں۔ لیکن اس نے کہا کہ بیگ وغیرہ چیک کئے بغیر مَیں تو آپ کو نہیں جانے دوں گا۔ کہتی ہیں ہم نے پوچھا آپ کو یہ چیکنگ کے لئے کس نے کہا ہے یہ؟ مقصد یہ تھا کہ کوئی علیحدہ سے خاص ہدایت آئی ہے۔ اس نے سادہ سا جواب دیا، اس نے میرا حوالہ دیا کہ خطبہ میں حضور نے کہا کہ سکیورٹی والے بھی اگر باہر نکلتے ہیں تو ان کو بھی چیک کرنا ہے۔ اس لئے میرے لئے تو یہی ہدایت کافی ہے۔ اس لئے مَیں تو آپ کو چیک کئے بغیر نہیں جانے دوں گا۔ چاہے افسر میرا کہتا ہے یا نہیں کہتا۔ تو یہ ڈیوٹی والوں کا جذبہ تھا۔ اس سے مجھے وہ واقعہ بھی یاد آ گیا۔ ایک دفعہ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وقت کی بات ہے احرار نے جب شرارت کرنے کا ارادہ کیا اور کافی زیادہ خطرہ بھی تھا تو بہشتی مقبرہ کے لئے حفاظت کے لئے آپ نے خاص طور پر ڈیوٹیاں لگائیں۔ ہر ایک کو خاص کوڈ بتایا کہ اس کے بغیر تم نے کسی کو اندر نہیں داخل ہونے دینا۔ چیک کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ایک دفعہ رات کو خود گئے تو ڈیوٹی والوں نے روک لیا، انہوں نے اپنا نام لیا۔ اس نے کہا حضور! مَیں نے آپ کو پہچان تو لیا ہے لیکن مجھے آپ کا حکم ہے کہ کوڈ کے بغیر جانے نہیں دینا۔ اس لئے آپ نہیں جاسکتے۔ تو حضرت خلیفہ ثانیؓ نے اس کی بڑی تعریف کی۔ بڑا لمبا واقعہ ہے۔ بہرحال اگر خلیفۂ وقت کی ہدایت پر خلیفۂ وقت کو خود روکا جا سکتا ہے تو عہدیداران

کا روکنا کوئی ایسی بات نہیں۔

بعض نئے انتظامات ہوں تو اندازے صحیح نہیں ہوتے اور اندازے میں کمیاں بھی رہ جاتی ہیں۔اس دفعہ بھی جلسہ گاہ میں داخلے کے گیٹ سکینر کی وجہ سے محدود تھے اس لئے خاص طور پر عورتوں کو لمبے عرصہ کے لئے انتظار کرنا پڑا جس کا ذکر میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کیا تھا۔بعض ڈیوٹی والی خواتین نے مجھے لکھا کہ رش اور لمبے انتظار کی وجہ سے عورتوں اور چھوٹے بچوں کو دواڑھائی گھنٹے تک اور سایہ دار جگہ کی کمی ہونے کی وجہ سے دھوپ میں کھڑا ہونا پڑا۔لیکن عورتیں اپنے بچوں کے ساتھ بڑے صبر اور تحمل سے اتنا لمبا عرصہ اپنی باری کا انتظار کرتی رہیں۔ اور کیو(que) میں (لائن میں) لگی رہیں۔ ذرا بھی بے صبری اور ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ بچے بھی بڑی تکلیف میں تھے لیکن بڑے حوصلے سے انہیں بہلاتی رہیں۔ایک کارکنہ لکھتی ہیں کہ ان ماؤں اور بچوں کی حالت دیکھ کر مجھے رونا آ رہا تھا۔اس لئے بھی کہ یہ بچوں سمیت تکلیف میں ہیں اور اس لئے بھی کہ یہ وہ احمدی مائیں ہیں اور یہ بچے ہیں جو جلسہ سننے کے لئے آئے ہیں۔اور صرف اس لئے اتنے صبر اور حوصلے کا مظاہرہ یہ عورتیں کر رہی ہیں کہ ان کا یہاں آنا دینی غرض سے ہے۔بہر حال بعض کارکنات ان کی یہ حالت دیکھ کر روتی تو رہیں لیکن کچھ کر نہیں سکتی تھیں کیونکہ اپنے فرائض کی ادائیگی بھی ضروری تھی۔ گو بعد میں انتظام بہتر کر دیا گیا اور پہلے دن والا واقعہ دوبارہ نہیں ہوا۔ جمعہ کی وقتی تکلیف ہوئی تھی۔انتظامیہ خاص طور پر چھوٹے بچوں والی ماؤں سے معذرت بھی کر رہی ہے اور ان کی شکر گزار بھی ہے۔اس بات نے ان احمدی عورتوں کے صبر اور حوصلے کا اظہار بھی کروا دیا اور بتا دیا کہ آج تک یہ صبر ہم میں قائم ہے کیونکہ اگر ان عورتوں کی وجہ سے ذرا بھی بے صبری کا اظہار ہوتا تو وہ داخلے کا جو نظام تھا،تمام نظام درہم برہم ہو جاتا تھا۔اس کی کامیابی یقیناً شامل ہونے والوں کے تعاون کی وجہ سے ہے۔اس کے لئے پھر وہی خدا تعالیٰ کی حمد کا مضمون چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی دلوں میں اس بات کو قائم رکھتا ہے کہ جماعت کے لئے تم نے قربانی دینی ہے۔ غیر از جماعت مہمانوں نے بھی خاص طور پر اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ ایسا پُرسکون queلگا ہوا تھا جو عجیب نظارہ پیش کرتا تھا۔

اسی طرح باقی شعبہ جات میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کے نظارے دیکھے۔ٹرانسپورٹ کا شعبہ گزشتہ سال بھی اچھا انتظام تھا لیکن اس سال پہلے سے بہتر ہوا۔لنگر خانے کا شعبہ ہے۔کھانا کھلانے کا شعبہ،کھانا پکانے اور کھلانے کے بہترین انتظامات تھے۔ دوسرے تمام شعبہ جات بھی، گویا تمام شعبے جو ہیں شکریہ کے مستحق ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو ایمان اور اخلاص میں مزید بڑھائے۔(آمین۔)

پولیس نے بھی جلسہ کے بعد ہماری انتظامیہ سے یہی کہا ہے کہ غیر معمولی سکون کے ساتھ تمام کام ہوئے ہیں جو ہمارے لئے بھی نمونہ ہیں۔اسی طرح حکومت کے محکمہ ہیلتھ اینڈ سیفٹی نے گزشتہ سال اپنے قواعد کی وجہ سے کچھ پابندیاں لگائیں تھیں اس سال نہ صرف یہ کہ گزشتہ کمیاں دور ہوئی ہیں بلکہ محکمہ ہیلتھ اینڈ سیفٹی نے انتظامیہ کو کہا کہ آپ کا کام اتنا مثالی تھا کہ ہم اپنے محکمہ کی جو مجموعی رپورٹ چھپتی ہے اس میں اس کی مثال دوسروں کے لئے بھی پیش کریں گے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں ورنہ یہ ہماری کوششیں نہیں جو تمام متعلقہ لوگوں کے رُخ بھی ہماری طرف کر دیں۔ پس ہماری نظر تو ہمیشہ کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف ہی ہے اور ہونی چاہئے اور اس کی ہم حمد کرتے ہیں جو اپنے فضلوں سے ہمارے کاموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے اور بہتر نتائج بھی پیدا فرماتا ہے۔اور دشمن کے منصوبوں کو بھی خاک میں ملاتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں کہ اس نے اپنا خاص ہاتھ رکھتے ہوئے اور نصرت فرماتے ہوئے تمام شعبہ جات کے کارکنان کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شاملین نے بھی اور ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھنے والوں نے بھی جلسے پر اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارش ہوتے دیکھی جس کا اظہار خطوط میں ہو رہا ہے۔ اللہ ہم پر اپنے فضلوں کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔(آمین) اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر جو حسنِ ظن فرمایا ہے اس پر ہم پورا اترنے کی کوشش کرنے والے ہمیشہ بنے رہیں۔(آمین)

آپؑ فرماتے ہیں کہ:'' جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانے بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں''۔

پس ترقی اور تبدیلی میں ہم نے قدم آگے بڑھانا ہے انشاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی حمد کرنے والا بننا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ ہم پر پہلے سے بڑھ کر نازل ہوتے چلے جائیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آج ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب جو ہمارے مصری احمدی تھے کل ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ان کی نمازِ جنازہ تو انشاء اللہ غالباً سوموار کے دن پڑھائی جائے گی۔لیکن ان کے بعض کوائف پیش کرتا ہوں۔ ان کی فروری 1936ء میں مصر میں پیدائش ہوئی۔اس لحاظ سے تقریباً 74 سال عمر بنتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔1971ء سے کینیڈا میں تھے۔1955ء میں

ان کی بیعت ہوئی تھی۔ بیعت کی کافی لمبی تفصیلات ہیں۔ الفضل میں طاہر ندیم صاحب جو عرب احمدیوں کا تعارف کروارہے اس میں ان کے بارہ میں بھی لکھا ہے۔ ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں۔ پہلی اہلیہ ان کی وفات پا گئیں تھیں پھر انہوں نے دوسری شادی کی ہے۔ یہ مختلف آئل کمپنیوں میں کام کرتے رہے ہیں۔ ان کے پاس جماعتی عہدے بھی تھے۔ کینیڈا میں نیشنل سیکرٹری تبلیغ رہے ہیں اور 85ء میں یہاں پر انٹرنیشنل کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے۔ یہ جماعتی خدمات کا ایک خاص جوش اور ولولہ رکھتے تھے۔ عربوں کے لئے آڈیو کیسیٹ تیار کرتے رہے۔ ایم ٹی اے کے لئے بہت سارا مواد انہوں نے تیار کیا ہوا ہے۔ ان کے کئی پروگرام آچکے ہیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ انہوں نے اپنی بہت ساری بڑی بڑی رقمیں جماعت کے لئے پیش کیں۔ ان کے بارہ میں ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ فرمایا تھا کہ مَیں نے ایک دفعہ حساب کیا یہ اپنی آمد کا ستر (70) فیصد چندوں میں ادا کر دیا کرتے تھے۔ بہت زیادہ مالی قربانی کرنے والے تھے۔ پرنٹنگ پریس لگانے کے لئے انہوں نے مرکز میں خرچ کیا اور مصر میں دارالتبلیغ میں بھی اور کئی کتب انہوں نے تصنیف کی ہیں۔ محکمۃ الفکر عربی کی کتاب ہے۔ اجوبۃ عن الایمان، الاسلام الدین الحی، معجزہ الفلکیۃ، السیرۃ المطہرہ، دلائل صدق الانبیاء'' اور اسی طرح حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحبؓ کی ایک کتاب ہے حضرت خلیفہ الاوّلؓ نوردین۔ اس کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge & Truth" کا ترجمہ کیا۔ انہوں نے Five Volume کی کمنٹری کی پہلی جلد کا بھی ترجمہ کیا 2003ء میں مجھے یاد ہے مسودہ میرے پاس لے کر آئے اور اس وقت کافی بیمار تھے اور کہا کہ مجھے اتنی توفیق مل جائے کہ یہ مکمل ہو جائے اور اس کی اشاعت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو توفیق دی اور غالباً چار یا پانچ ماہ ہوئے کہ یہ شائع بھی ہو گئی ہے۔ اسی طرح دیباچہ تفسیر القرآن کا ترجمہ انہوں نے کیا، گو دوسرے ساتھی بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے۔ جلسوں پر اچھی تقریریں کیا کرتے تھے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ مَیں نے ان کو پہلی دفعہ 1984ء میں غالباً گھانا میں دیکھا۔ یہ 84ء میں خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کہنے پر گھانا گئے تھے۔ گھانا میں اس وقت بعض غیر احمدیوں کا خیال تھا کہ عرب مسلمان جو ہیں وہ احمدی نہیں ہوتے تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کو بھجوایا تھا کہ جائیں اور وہاں ان مسلمانوں میں جہاں عربوں کا زیادہ رسوخ ہے احمدیت کی تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو وہاں کافی موقع ملا اور اس کے بعد 84ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ہجرت کی تو

یہ بھی یہاں آگئے تھے تو انہوں نے اشاعت تصنیف کا کام بہت کیا اور کچھ تھوڑا سا ابتلا میں سے بھی گزرنا پڑا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے انتہائی اخلاص و وفا انہوں نے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو پھر بہت اجر عطا فرمایا۔ اب جب گزشتہ سات آٹھ مہینے سے زیادہ بیمار ہوئے تو مجھے لکھتے رہے کہ مَیں یہاں آنا چاہتا ہوں۔ جتنا وقت ہے وہ یہاں آپ کے قریب گزارنا چاہتا ہوں تو مَیں نے کہا یہیں آجائیں تو یہاں تشریف لے آئے۔ گیسٹ ہاؤس میں جس دن آئے ہیں کافی بیمار تھے مجھے پتہ لگا تو مَیں نے کہا کہ جا کے مَیں پتہ کرتا ہوں لیکن ان کو کسی طرح پتہ چل گیا کہ مَیں آرہا ہوں تو بڑی تیزی سے یہ اپنے کمرے سے نکلے ہیں اور میرے دفتر پہنچ گئے۔ مَیں نے ان سے پوچھا بھی کہ مَیں خود آرہا تھا۔ تو انہوں نے کہا نہیں، یہ نہیں ہوسکتا۔ مَیں آیا ہوں، مَیں نے خود ملنے آنا تھا۔ اب وہ یہیں تھے۔ چند دن پہلے زیادہ بیمار ہوئے ہیں تو ہسپتال داخل ہوئے ہیں اور پھر بیماری بڑھتی چلی گئی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔ عربی کے جو پروگرام تھے "الحوار المباشر" اس میں ان کا بڑا کردار رہا ہے اور کسرِ صلیب کے لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہونے کا حقیقی حق ادا کیا ہے۔ بائبل کا گہرا علم رکھتے تھے اس وجہ سے بڑے بڑے پادری بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ کینسر کی بیماری تھی جو بڑے صبر سے انہوں نے گزاری ہے اور جب تک انتہا نہیں ہوگئی اس وقت تک خدمت کرتے رہے ہیں اور اپنے ساتھیوں پر بھی ظاہر نہیں ہونے دیا کہ بیماری کتنی شدید ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ مَیں نے کہا غالب خیال یہی ہے کہ سوموار کو ان کا جنازہ ہوگا۔ ان کے بچوں بیٹے اور بیٹی نے آنا ہے۔